جلد ۴۹/۱۴ | ۱۴ تبوک ۱۳۳۹ ہش | ۱۴ ستمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۳ ستمبر بوقت ½۱۰ بجے صبح

حضور کی طبیعت آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

کمیونسٹ چین کی جانب سے ہنزہ اور نگر کی ریاستوں پر ملکیت کا دعویٰ

امریکی صحافی کے نام خط میں میر ہنزہ ہز ہائی نس محمد جمال خاں کا انکشاف

واشنگٹن ۱۳ ستمبر۔ نارتھ امریکن نیوز الیوسی ایشن (نانا) کی ایک اطلاع کے مطابق کمیونسٹ چین نے ہنزہ اور نگر کی دو پاکستانی ریاستوں پر ملکیت کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ ریاستیں فوجی نقطۂ نظر سے بہت اہم ہیں۔ اس خبر کی بنیاد میر ہنزہ ہز ہائی نس محمد جمال خان کے ایک خط پر ہے۔ جو انہوں نے مبینہ طور پر "نانا" کے نامہ نگار مسٹر فریڈرک بوئشنر کو لکھا تھا۔ جنہوں نے گزشتہ سال ہنزہ اور نگر کی ریاستوں کا دورہ کیا تھا۔ ہنزہ کے کوائف بیان کرتے ہوئے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ ہنزہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ جس میں تین ہزار افراد آباد ہیں۔ یہ شمال، شمال مغرب اور ہندوکش کے پہاڑی سلسلوں سے گھری ہوئی ہے اور ترکستان، افغانستان اور سنکیانگ کے قریب واقع ہے۔ موجودہ خاندان اس ریاست پر چھ سو سال سے حکمران ہے۔ اور میر ہنزہ اپنی رعایا کی پُرامن اور پُرسکون زندگی پر بجا طور پر فخر کرتے ہیں۔

حضرت مولانا ذو الفقار علی خان صاحب گوہر مرحوم کی اہلیہ محترمہ کلثوم صغریٰ صاحبہ وفات پا گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۱۳ ستمبر۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مولانا ذو الفقار علی خان صاحب گوہر مرحوم رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ کلثوم صغریٰ صاحبہ ۱۱ اور ۱۲ ستمبر ۱۹۶۰ء کی درمیانی شب بارہ بجے کے قریب حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر قریباً ۶۸ سال تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں لہٰذا ان کے فرزند مکرم محمد اسحاق خان صاحب اور مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب ان کا جنازہ ۱۲ ستمبر کی شام کو بذریعہ ٹرک لاہور سے ربوہ لائے۔ بعد نماز مغرب مہمان خانے کے بالمقابل گھاس کے پلاٹ میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان دفاتر کے کارکنان اور دیگر مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے دعا کرائی۔ —— مرحومہ نے پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

اس سال کے شروع سے ہی خاکسار کی صحت خراب چلی آ رہی ہے۔ کبھی کوئی عارضہ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کوئی۔ اس عرصہ میں زیادہ تر کمر اور سر میں اعصابی درد کے دورے بھی ہوتے رہے ہیں۔ جہاں تک خاکسار نے غور کیا ہے میرے ان عوارض کا بڑا سبب ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی لمبی اور مسلسل بیماری کے باعث مسلسل پریشانی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اب اعصاب جواب دیتے نظر آتے ہیں۔ لہٰذا خاکسار احباب کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کرتا ہے۔ نیز یہ گزارش کرتا ہے۔ کہ اپنی بیماری کے باعث خاکسار اب کئی دفعہ دوستوں کی طبی خدمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ جس کا اثر میری طبیعت پر پڑتا ہے۔ امید ہے احباب میری معذوری کا خیال کرتے ہوئے اگر کبھی مجھ سے طبی مشورہ نہ لے سکیں۔ تو مجھے معاف فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے تمام بیماروں کو کامل شفا عطا فرمائے اور خاکسار کو بھی کامل شفا عطا فرما کر اپنے بندوں کی خدمت کی توفیق عطا فرماوے آمین ثم آمین

خاکسار:- ڈاکٹر مرزا منور احمد

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

صرف اسلام ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی مذہبی اور الہامی کتاب یقینی اور قطعی طور پر محفوظ ہے

جب تک دُنیا قرآن کو اپنا راہبر نہیں بناتی وہ چین کا سانس نہیں لے سکتی

کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہئیے جسے قرآن کریم باترجمہ نہ آتا ہو

فرمودہ ۹ رمئی ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

فرمایا:-

دنیا کے تمام مذاہب میں سے

اسلام کو ہی یہ فخر حاصل ہے

کہ اس کی مذہبی اور الہامی کتاب یقینی اور قطعی طور پر محفوظ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی ایسی حفاظت فرمائی ہے۔ کہ دشمن بھی اس کے محفوظ ہونے کی شہادت دینے پر مجبور ہے۔ اور قرآن کریم کا محفوظ ہونا اس کی اندرونی شہادت سے ایسا ثابت ہے کہ کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص گلاب کے پھول کی دو چار پنکھڑیاں نوچ کر پھینک دے تو گلاب کے پھول کی شکل ہی بتا دے گی کہ یہ اصل صورت نہیں ہے۔ در اصل قدرت کی پیدا کی ہوئی جتنی چیزیں ہیں وہ ساری کی ساری ایسی ہیں کہ اگر ان کا کوئی حصہ کاٹا گیا ہو تو اس کا فوراً پتہ لگ جاتا ہے۔ خربوزہ کتنی عام چیز ہے ایک پیسہ کے دو دو سیر بکتے تو ہم نے بھی دیکھے ہیں اگر کوئی شخص خربوزہ کا کچھ حصہ کاٹ لے تو کیا یہ چوری چھپ سکتی ہے۔ آم کا ایک ٹکڑا اگر کوئی الگ کر دے تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لگے۔ انگور۔ سردا۔ انار غرض جس قدر پھل یا ترکاریاں ہیں ان میں سے کسی میں ذرا بھی فرق کر دو تو فوراً پتہ لگ جائے گا۔ پھر

یہ کس طرح ہو سکتا ہے

کہ کوئی شخص خدا تعالےٰ کے کلام میں دست اندازی کرے اور اس کا پتہ نہ چلے۔ اگر کوئی شخص دست اندازی کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ پہلی چیز میں کوئی نہ کوئی تبدیلی کرے اور کسی چیز میں تبدیلی ہمیشہ دو قسم کی ہو سکتی ہے اوّل اتفاقی حوادث سے دوم جو بالارادہ کی جائے۔ اگر پہلی بات لو تو قرآن کریم کی آیات میں اتفاقی حادثہ کے رنگ میں کسی قسم کی تبدیلی بھی ثابت نہیں۔ اتفاقی حادثہ یہ ہو سکتا تھا کہ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کی کسی لمبی عبارت کا کوئی فقرہ بھول جاتا اور آپؐ اس کی جگہ کوئی اور فقرہ رکھدیتے۔ مگر یہ اعتراض نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی کافر نے کیا اور نہ ہی مسلمانوں میں سے کبھی کسی نے کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کا کوئی فقرہ بھول گیا تھا۔ بعد میں بے شک دشمنوں نے اس قسم کی خرافات آپ کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی ہے مگر بعد کی بنائی ہوئی بات کو کون درست تسلیم کر سکتا ہے۔ ہر شخص اسے دشمنی اور عداوت پر ہی محمول کرے گا۔ باقی رہا قرآن کریم کے کسی حصہ کا بالارادہ نکالا جانا سو اسکے مدعی مسلمانوں میں سے صرف شیعہ ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کے بعض حصے ارادتاً چھوڑ دئے گئے ہیں۔ مگر ان کی غلطی آپ ہی ظاہر ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔

کہ اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہے

کہ حضرت علیؓ آخری خلیفہ ہوئے۔ اگر وہ حضرت ابو بکرؓ یا حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فوت ہو جاتے تو شیعہ کہتے کہ ان کے پاس جو قرآن کا حصہ تھا وہ ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔ مگر خدا تعالےٰ نے حضرت علیؓ کو ان خلفاء کے زمانہ میں زندگی دی اور حضرت عثمانؓ کے بعد خلافت پر بٹھایا۔ اب بے شک کوئی شیعہ یہ کہے کہ حضرت علیؓ نے اس وقت بھی قرآن کریم کا وہ حصہ چھپا رکھا۔ جو ان کے پاس تھا۔ مگر اسے کون درست سمجھ سکتا ہے۔ ہر شخص یہی کہے گا کہ حضرت علیؓ جب خود بادشاہ بن گئے تھے تو انہوں نے قرآن کریم کا وہ حصہ کیوں ظاہر نہ کیا۔ غرض کوئی اعتراض قرآن کریم پر ایسا نہیں پڑتا جو معقول ہو۔ اور

قرآن کریم کی حفاظت

کے متعلق شبہ پیدا کر سکے۔ پھر قرآن کریم کے بیسیوں حفاظ اس وقت موجود تھے۔ اس وجہ سے بھی قرآن کریم میں خرابی کا امکان نہیں ہو سکتا۔ یہ شرف بھی صرف قرآن کریم کو حاصل ہے کہ ایک وقت میں اس کے بیسیوں حافظ موجود تھے۔ اور پھر وہ سینکڑوں کی تعداد میں ہو گئے پھر سینکڑوں سے ہزاروں کی تعداد میں ہو گئے اور اس وقت لاکھوں کی تعداد میں حفاظ موجود ہیں۔ سوائے قرآن کریم کے دنیا کی کوئی الہامی کتاب ایسی نہیں جس کو حفظ کیا جاتا ہو۔ اللہ تعالےٰ نے اسے ایسی اعلیٰ ترتیب کے ساتھ

اتارا ہے

کہ اس کا یاد کرنا بہت آسان ہے۔ میرا بیٹا ناصر احمد حافظ ہے اور اس نے پندرہ سال کی عمر میں ہی قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ اور اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جب کہ مسلمان اسلام سے بے اعتنائی کر رہے ہیں

لاکھوں حافظ موجود ہیں

ابتداء میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم لکھنے کو عار سمجھتی تھی لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی صحابہؓ کی تعلیم کا انتظام کر دیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے بہت جلد لکھنے پڑھنے میں مہارت پیدا کر لی اور قرآن کریم بھی لکھا جانے لگا۔ چنانچہ پہلے حضرت ابو بکرؓ نے قرآن کریم کو جو الگ الگ ٹکڑوں میں لکھا ہوا تھا۔ ایک جلد میں لکھایا۔ پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے حفاظ سے اس کی نظر ثانی کرائی تا کہ لکھنے والوں سے اگر لکھنے میں کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ تو اصلاح کر دادی جائے۔ اس کے علاوہ اصل کام حضرت عثمانؓ نے قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق یہ کیا۔ کہ کئی جلدیں لکھوا کر تمام اسلامی ممالک میں بھجوا دیں تا کہ لوگوں میں تلاوت کا جو اختلاف تھا وہ مٹ جائے۔ مختلف علاقوں میں مختلف الفاظ ایک ہی مفہوم ادا کرنے کے لئے بولے جاتے ہیں اور جب تعلیم عام ہو جاتی ہے تو وہ

اختلاف مٹ جاتا ہے

مستشرقین یورپ نے قرأتوں کے اختلاف کو ایک ایسا رنگ دے دیا ہے کہ عام انسان اُن کا جواب دینے سے گھبرا جاتا ہے حالانکہ بات کچھ بھی نہیں پنجاب کے ہی مختلف علاقوں میں ایک ہی مفہوم کے ادا کرنے کے لئے مختلف الفاظ بولے جاتے ہیں۔ مثلاً قادیان کے لوگ اگر پنجابی میں یہ کہنا چاہیں کہ انہوں نے پکڑ لیا ہے تو کہیں گے "پھڑ یا" لیکن گجرات وغیرہ کے لوگ کہیں گے "پھد لیا" اب کیا کوئی شخص شور مچاتا ہے کہ بڑا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ زبانوں میں اس قدر اختلاف ہے دلی والے یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہماری اردو اچھی ہے اور لکھنؤ والے یہ دعوے کرتے ہیں کہ ان کی اردو اچھی ہے۔ دہلی والے کیچڑ کہتے ہیں۔ لیکن لکھنؤ والے اس کو کیچ کہیں گے۔ جس طرح ہمارے ہاں زبانوں میں

اختلاف ہے

اسی طرح عربوں میں بھی بعض اختلاف تھے

بعض قبائل سیم کی جگہ ب بولتے تھے جیسے مکہ کو بکہ کہہ دیتے تھے۔ جب کسی کو نزلہ و زکام ہو تو وہ میم ادا نہیں کرسکتا۔ اگر وہ میری کہے گا۔ تو اس کے منہ سے بیری نکلے گا۔ اس زمانہ میں آبادیاں بہت بہت دور ہوتی تھیں۔ اگر کوئی بیمار ہوتا تو وہ خیمے میں ہی پڑا رہتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ بچے جب تلفظ اس سے سنتے تب ہی کہنا شروع کر دیتے۔ ان کو اصل زبان کا علم کیسے ہوسکتا تھا۔ جس طرح ان کے ماں باپ نے ان کے سامنے کوئی لفظ بولا۔ اسی طرح انہوں نے بولنا شروع کردیا۔ اور وہ اس جگہ کی زبان بن گئی۔ ہم نے کئی دفعہ سنا ہے۔ چھوٹے بچے میری کو میلی کہتے ہیں۔ غرض زبان کے توتلے ہونے یا کسی اور نقص کی وجہ سے جو لفظ بار بار نکلے گا۔ وہی اس علاقے کی زبان بن جائے گا۔ جیسے پنجابی میں بھیڑلو۔ اور بیدلو بن گیا لیکن آہستہ آہستہ جب تعلیم پھیل گئی۔ اور زبان مکمل ہوگئی۔ تو یہ اختلاف مٹ گیا۔ پس یہ

قرأت کا اختلاف

ایسا نہیں جو قرآن کریم کے محفوظ ہونے کے متعلق کوئی شبہ پیدا کرسکے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اختلاف الفاظ کے اسباب پر ایک کتاب منن الرحمٰن کے طور پر لکھی جائے جس میں بتایا جائے۔ کہ اختلاف کے کیا اسباب اور وجوہ ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی حفاظت کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کردیئے ہیں۔ کہ اس کی حفاظت میں شبہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔ یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی طرف سے توجہ ہٹالی ہے۔ اور دوسری طرف چلے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک نہایت ہی قیمتی چیز خدا تعالےٰ کی طرف سے

عظیم الشان نعمت

کے طور پر مسلمانوں کو ملی تھی۔ اب جماعت احمدیہ کو اس کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے اور ہمارا کوئی آدمی ایسا نہیں رہنا چاہیئے۔ جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو۔ اور جسے اس کا ترجمہ نہ آتا ہو۔ اگر کسی شخص کو اس کے کسی دوست کا کوئی خط آجائے تو جب تک وہ اسے پڑھ نہ لے اسے چین نہیں آتا۔ اور اگر خود پڑھا ہوا نہ ہو۔ تو یکے بعد دیگرے دو تین آدمیوں سے پڑھائیگا۔ تب اسے یقین آئیگا کہ پڑھنے والے نے صحیح پڑھا ہے۔ لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ کا خط آئے اور اس کی طرف توجہ نہ کی جائے عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ غربا قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور امراء اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ جو شخص دنیاوی لحاظ سے کوئی علم رکھتا ہے یا امیر ہے تو اس کے لئے قرآن کریم کا پڑھنا زیادہ آسان ہے۔ کیونکہ اس کو قرآن کریم کے پڑھنے کے مواقع میسر آسکتے ہیں۔ میرے نزدیک ایسے لوگ جو کہ تعلیم یافتہ ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر ہیں وکیل ہیں۔ بیرسٹر ہیں۔ انجینئر ہیں وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ مجرم ہیں کیونکہ وہ اگر قرآن کریم پڑھنا چاہتے۔ تو بہت آسانی سے اور بہت جلدی پڑھ سکتے تھے۔ پس ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ گنہگار ہیں۔ دوسرے لوگوں کے متعلق تو یہ خیال جاسکتا ہے۔ کہ ان کا حافظہ کام نہیں کرتا تھا۔ لیکن ان لوگوں کے دماغ تو روشن تھے۔ اور حافظہ کام کرتا تھا۔ تبھی تو انہوں نے ایسے علوم سیکھ لئے۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالےٰ کہیگا کہ تمہیں دنیوی علوم کے لئے تو وقت اور حافظہ مل گیا لیکن میرے کلام کو سمجھنے کے لئے نہ تمہارے پاس وقت تھا اور نہ ہی تمہارے پاس حافظہ تھا۔ ایک غریب آدمی کو تو دن میں دس بارہ گھنٹے اپنے پیٹ کے لئے بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور ایک امیر آدمی یا ایک وکیل یا ایک بیرسٹر یا ایک ڈاکٹر جن کو چند گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے۔ ان کے لئے قرآن کریم پڑھنا کیا مشکل ہے یہ سب سستی اور غفلت کی علامت ہے۔ اگر انسان کوشش کرے تو بہت جلد اللہ تعالےٰ اس کے لئے رستہ آسان کردیتا ہے۔ دوسری دنیا تو پہلے ہی دنیا کمانے میں منہمک ہے۔ اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتی۔ اگر ہماری جماعت بھی اسی طرح کرے تو کتنے افسوس کی بات ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا علم و ہنر اور دوسری ایجادوں میں تو ترقی کرتی جارہی ہے۔ لیکن چونکہ قرآن کریم سے دور جارہی ہے۔ اس لئے وہی چیزیں اس پر تباہی اور بربادی لارہی ہیں۔ جب تک لوگ قرآن کریم کی تعلیمات کو نہیں اپنائیں گے جب تک قرآن کریم کو اپنا رہبر نہیں مانیں گے۔ اس وقت تک چین کا سانس نہیں لے سکتے۔ یہی دنیا کا مداوا ہے۔ ہماری جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ دنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو اور قرآن کریم کی تعلیم لوگوں کے سامنے بار بار آتی رہے۔ تاکہ دنیا اس امن کے سایہ تلے آکر امن حاصل کرے ؎

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فارسی الاصل مغل تھے

ایک دوست نے عرض کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فارسی الاصل تھے یا مغل۔ حضور نے فرمایا ہمارے اسلاف میں سے حاجی برلاس نام کے بزرگ خاندانی جھگڑے کی وجہ سے فارس میں آ بسے۔ اس وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فارسی الاصل تھے۔ کیونکہ آپ کا خاندان دو سو سال کے قریب فارس میں رہا۔ اور چونکہ آپ کا خاندان مغل تھا۔ اس لئے آپ مغل تھے۔ اور چونکہ آپ کے آباؤ اجداد پنجاب میں آ بسے اس لئے آپ پنجابی بھی تھے یہ سب نسبتی چیزیں ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت

ایک دوست نے یہ روایت بیان کی کہ وفات کے قریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تقریر فرمائی تھی۔ جس میں فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی خبریں مل رہی ہیں کہ میری وفات کا زمانہ قریب آرہا ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ

ہماری جماعت کی حالت ایسی ہے

جیسے پانچ چھ ماہ کا بچہ ہو۔ اور اس کی ماں فوت ہو جائے۔ حضور نے فرمایا یہ صحیح ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہی سمجھتے تھے مگر عالم الغیب خدا جانتا تھا۔ کہ اس بچہ کے دودھ چھڑانے کا وقت آگیا ہے۔ ایسے وقت میں اگر دودھ نہ چھڑایا جائے تو بچہ اچھی طرح پرورش نہیں پاسکتا۔ اور اس کے قوٰی طاقت حاصل نہیں کرسکتے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت ترقی ہی کرتی گئی۔ فتنے اٹھے مگر ناکام رہے۔ یہی پیغامی میرے خلیفہ ہونے پر کہتے تھے کہ یہ ناتجربہ کار بچہ ہے یہ کام کو کس طرح سنبھال سکے گا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ایک بچے سے ہی کام لے لیا۔ اور دنیا پر ثابت کردیا کہ میں جس سے چاہوں کام لوں۔ کوئی چیز میرے ارادہ کو روک نہیں سکتی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرے زمانہ میں دنیا کے تمام اطراف میں احمدیت کے جھنڈے گاڑے گئے ہیں اور جماعت کہیں کی کہیں جا پہنچی ہے۔ اور دن بدن ترقی کرتی جارہی ہے

جماعت کا اخلاص

دن بدن ترقی پر ہے۔ قربانیاں کرنے والے پروانوں کی طرح اپنی جانیں پیش کرتے جارہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہر رنگ میں کیا بلحاظ مال کے کیا بلحاظ علم کے۔ کیا بلحاظ تعداد کے جماعت کو دن بدن ترقی دیتا جارہا ہے۔ اگر پیغامی آنکھیں کھول کر دیکھیں تو ان پر یہ حقیقت واضح ہوجائے۔ کہ یہ کام سوائے اللہ تعالےٰ کی نصرت کے نہیں ہوسکتا۔ کجا وہ حالت کہ ان کو یہ دعوےٰ تھا کہ اکثریت ہمارے ساتھ ہے اور کجا اب یہ حالت کہ آج میری اس شام کی مجلس میں جتنے لوگ بیٹھے ہیں۔ اتنے ان کے جلسہ سالانہ میں بھی نہیں ہوتے۔ بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ بڑی غیرت رکھتا ہے۔ وہ نبی کے مقابلے میں بھی غیرت دکھاتا ہے کہ یہ جماعت میں نے قائم کی ہے۔ اور میں ہی اسے ترقی دے سکتا ہوں۔ چنانچہ وہ ایسے وقت میں اپنے بندہ کو واپس بلا لیتا ہے کہ دنیا یہ سمجھتی ہے کہ اب یہ لوگ مٹ جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا کرشمہ دکھاتا ہے۔ اور اس کمزور سی جماعت کو اس رنگ میں ترقی دیتا ہے کہ لوگ یہ بات سمجھنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ نبی کی کوشش کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ بلکہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل کا دخل ہے

قادیان میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

بارگاہ رسالت میں عقیدت کے پھول

قادیان ۵ ستمبر ۱۹۶۰ء صبح مسجد اقصیٰ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شاندار جلسہ زیر صدارت محترم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر مقامی منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی ٹھیک ۸ بجے تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو حافظ اللہ دین صاحب نے فرمائی۔ بعد ازاں ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" سے منتخب اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ اس کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا جلسہ اس ذات کی سیرت کے بیان کے لئے منعقد کیا جا رہا ہے جس کی زندگی کا ہر پہلو تمام انبیاء کی زندگی سے زیادہ ظاہر و باہر ہے۔ اس کے باوجود سب سے زیادہ ظاہر و باہر ہے۔ اس کے باوجود سب سے زیادہ اعتراضات آپ ہی کی ذات پر کئے گئے۔ جو سراسر تعصب اور محض غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ حضور کی سیرت اخلاق کا ہر پہلو ایسا نمایاں اور درخشاں ہے کہ وہ ہر شخص کے لئے قابل عمل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امن عالم

صاحب صدر کے افتتاحیہ کلمات کے بعد محمد عمر صاحب مالاباری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور امن عالم کے موضوع پر تقریر کی۔ قیام امن کے متعلق آنحضرت صلعم کے فرمودہ اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے مقرر نے کہا کہ ان اصولوں کی بنیاد وحدت انسانی اور مساوات اور حریت ضمیر پر رکھی گئی ہے اور اس بارہ میں ذات پات نسل اور رنگ کے امتیاز کی قطعاً اجازت نہیں دی گئی۔ اس کے متعلق مقرر نے مسز سروجنی نائیڈو اور پنڈت جواہر لال نہرو کے حوالے پڑھ کر سنائے۔ تقریر کے آخر میں معاہدات کے بارہ میں عدل کو پیش نظر رکھنے کے زریں اسلامی اصول بیان کئے۔ نیز بتایا کہ آج یو۔ این او بھی آیت وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما الخ کے مطابق حفاظت اجتماعی کے اسلامی اصول پر عمل پیرا ہو کر ہی امن قائم رکھنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

خدمت خلق کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تڑپ

مولوی ولی اللہ دین صاحب مولوی فاضل نے خدمت خلق کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تڑپ کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نے صنف نازک کے محسن کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس تقریر کے بعد عنایت الٰہی صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعتیہ نظم بعنوان "بدرگاہ ذی شان خیر الانام ہے" پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے "محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی محمد صلعم ہے۔ جس کے معنی ہیں تعریف کیا ہوا۔ چنانچہ حضور صلعم کی تریسٹھ ۶۳ سالہ زندگی شاہد ہے کہ حضور صلعم کے مبارک نام کی طرح حضور کا ہر فعل۔ ہر عمل قابل تعریف اور قابل نمونہ ہے۔

آخر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے چند اشعار اور ان کا مطلب بیان کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر اپنا لیکچر ختم فرمایا۔

آخر میں صاحب صدر نے صدارتی تقریر فرمائی اور دیگر لمبی اجتماعی دعا پر ساڑھے دس بجے یہ مبارک مجلس اختتام پذیر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک اللھم صل علیٰ محمد و آلہ محمد۔

(بشیر احمد ناصر بی۔ اے فاضل گیانی قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد محلہ دار الرحمت میں چوہدری ناصر احمد صاحب بی۔ اے (واقف زندگی) کارکن وکالت مال تحریک جدید ابن مکرم چوہدری فضل احمد صاحب آف پھیروچیچی کا نکاح عزیزہ نصیرہ قمر بنت مکرم چوہدری قمر الدین صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ سے مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھا۔ عزیزہ نصیرہ قمر حضرت چوہدری بدر الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت مولانا رحمت علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رئیس التبلیغ انڈونیشیا ربوہ [illegible] کی نواسی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت ثابت ہو۔

(منصور احمد [illegible] ربوہ)

تحریک وقف جدید کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کا پیغام احباب جماعت کے نام

برادران جماعت احمدیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو وعدے "وقف جدید" کی امداد کے لئے آ رہے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ شاید چھ روپیہ سالانہ چندہ انتہائی حد ہے۔ مگر یہ بات غلط ہے۔ اتنی بڑی سکیم کو چلانے کے لئے لاکھوں روپیہ کی ضرورت ہوگی مگر وہ تو آہستہ آہستہ ہوگا۔ سر دست تو قدم بقدم چلا جائے گا جیسے تحریک جدید کا کام قدم بقدم چلا ہے۔ لیکن دوستوں کی اطلاع کے لئے میں شائع کرتا ہوں کہ جس کی توفیق بارہ روپے سالانہ کی ہو وہ بارہ روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ جس کی توفیق پچاس (۵۰ روپے) سالانہ دینے کی ہو۔ وہ ۵۰/- روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ چھ سو شائع ہو چکا ہے۔ اور چھ سو چھ سے سو گنا زیادہ ہے۔ پس جن کو توفیق تھی وہ ۱۲/- روپے لکھوا سکتے تھے ۲۵/- روپے لکھوا سکتے تھے ۵۰/- لکھوا سکتے تھے۔ سو لکھوا سکتے تھے۔ میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں۔ پہلی تحریک کے وقت میں بھی میں نے چندہ یکدم نہیں بڑھایا تھا۔ پہلے سال میں نے تین سو دیا تھا اس سال گیارہ ہزار لکھوایا ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ چوبیس پچیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے اور ساری جماعت کا مل کر چھ سات لاکھ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے اور آپ کے مالوں میں برکت دے تاکہ آپ بڑھ چڑھ کر دین کے کاموں میں حصہ لیں۔ یہ بھی میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں امیر آدمی بہت زیادہ دے سکتے ہیں وہاں چھ غریب آدمی مل کر ایک ایک روپیہ ڈال کر چھ روپیہ پورے کر سکتے ہیں۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی۔ ۱۲ جنوری ۱۹۵۸ء)

جامعہ احمدیہ ——— اور ——— احباب جماعت کا فرض

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو معلوم ہے کہ اب تک جو تبلیغ اسلام کا کام بیرونی ممالک میں سرانجام پا رہا ہے وہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ کثرت سے ایسے ہونہار طالب علم اس ادارہ میں داخل ہوں جو تبلیغ جیسے اہم فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسی فرض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کے دولت مندوں اور درمیانی درجہ کے آدمیوں کو اس مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئیے اور روپیہ اور بچوں سے اس کی ترقی کی کوشش کرنی چاہئیے تا اس کے ذریعہ سے ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں حاصل ہو سکیں اور تا علوم کی نہر جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری کی تھی مثلاً نہر وں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب ادھر ادھر بہ کر ضائع نہ ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں اور تا خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں۔"

(اخبار الفضل ۱۲ جولائی ۱۹۲۰ء)

اس وقت جماعت کے سینکڑوں نوجوانوں نے میٹرک اور ایف اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور اب وہ اور ان کے والدین آئندہ زندگی کے لئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہیں۔ یہ وقت ہے کہ احباب جماعت اپنے آقا کے اس فرمان پر کان دھریں اور اپنے بچوں کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ مدرسہ میں داخل کروا کر انہیں خدمت دین کے لئے تیار کروائیں۔

نوٹ:۔ موسمی تعطیلات کے بعد ۱۱ ستمبر ۱۹۶۰ء کو جامعہ احمدیہ کھل گیا ہے۔ (وکیل التعلیم)

درخواست دعا:۔ خواجہ عبد الغفار صاحب ڈار کا سی ایم ایچ ہسپتال مظفر آباد میں اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سفر حج بیت اللہ شریف

(از مکرم الحاج چوہدری شبیر احمدؐ صاحب بی اے)

(قسط ۷۔ سابقہ قسط کے لئے الفضل مورخہ ۹/۱۴، ملاحظہ فرمادیں)

ادھر مسجد حرام کے صحن میں سقے صراحیاں اور کٹورے لئے ہوئے ہمارے انتظار میں تھے کہ کب طواف وغیرہ سے ہمیں فرصت ہو تو وہ ہمیں آب زمزم پیش کریں۔ اس فریضہ کے بعد سیر ہو کر پانی پینا بھی سنت ہے۔ چنانچہ اس سنت کی اتباع میں ہم نے بھی سیر ہو کر پانی پیا۔ سقے نے خالی کٹورے کو میرے اوپر ذرا جھٹک دیا جس سے چند قطرے میرے چہرے پر پڑے اور میں چونک اٹھا۔ میں سمجھا کہ شاید اس نے غیر ارادی طور پر ایسا کیا تھا لیکن بعد میں مجھے بتایا گیا کہ کچھ آب زمزم چہرہ اور سینہ پر ڈال لینا بھی مستحب ہے۔ سو میری اس فرد گذاشت کی تلافی خود سقے نے کر دی۔ پانی پلانے کے صلہ میں وہ دو چار قرش کی توقع رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کی توقع پوری کر دی گئی

بخشیش کے متعلق

حرمین شریفین میں جا بجا بخشیش کا مطالبہ ہوتا ہے۔ دیار محبوب میں پہنچنے والے خوش نصیبوں کو نہ تو بخل سے کام لینا چاہیئے کہ آخر کئی ساکنان حرم کا سامان معیشت اسی حج کے حج کے موقع پر پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی جذبات کی رو میں بہہ کر استطاعت سے زیادہ دستِ سخاوت بڑھانا چاہیئے۔ مبادا آپ خود تنگدستی کا شکار ہو جائیں اس ضمن میں اپنے ایک واقعہ کا ذکر کر دینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا ـــــ پہلے طواف سے کلی طور پر فارغ ہونے کے بعد ہمارے مطوف نے بخشیش طلب نگاہوں سے ہمیں دیکھا۔ زیر لب ہمیں بخشیش کی آواز بھی سنائی دی۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنی اور میری طرف سے دس ریال کا ایک نوٹ پیش کر دیا۔ اور اشارہ کیا کہ یہ ہم دونوں کی طرف سے ہے۔ ہمارے گروپ کے دیگر ساتھیوں کی آنکھیں اس فیاضی پر پھٹی کی پھٹی رہ گئیں طوعاً و کرہاً انہوں نے بھی ایک ایک دو دو ریال دیئے اور ہمیں تخلیہ میں نصیحتاً کہنے لگے کہ یہاں اس کثرت سے آپ کو بخشیش دینی پڑے گی کہ اتنی اونچی شرح آپ کو راس نہیں آئے گی۔

اس کے بعد مطوف ہمیں بیت اللہ کے جانب شرق دو پہاڑیوں صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے لئے لے گیا۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی

بیت اللہ شریف کے مشرقی جانب چھوٹی چھوٹی دو پہاڑیاں جن کی بلندی آج کل بمشکل پندرہ سولہ فٹ ہوگی صفا اور مروہ کے نام سے موسوم ہیں۔ ان کے اوپر چڑھنے اور اترنے میں سہولت پیدا کرنے کے لئے ابتدائی بلندی پختہ سیڑھیوں کی صورت میں بنا دی گئی ہے۔ ان پہاڑیوں کے درمیان ذکر الٰہی کرتے ہوئے تیز تیز قدم سے چلنے کو سعی کہتے ہیں۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی ان نازک ترین گھڑیوں کا کسی قدر اندازہ کرنے کے لئے خانہ کعبہ چاہِ زمزم اور صفا و مروہ کی پہاڑیوں کا مجموعی نقشہ سمجھ لینا ضروری ہے اس غرض کے لئے حسب ذیل خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

آج کل صفا اور مروہ کے درمیان پختہ سڑک ہے اور درمیانی فاصلہ تقریباً ڈیڑھ فرلانگ ہے۔ اور اس پر دو منزلہ برآمدہ ہے

مغرب
شمال
جنوب
مشرق حجر اسود
چاہ زمزم
باب السلام
مروہ
سبز ستون
سبز ستون
صفا
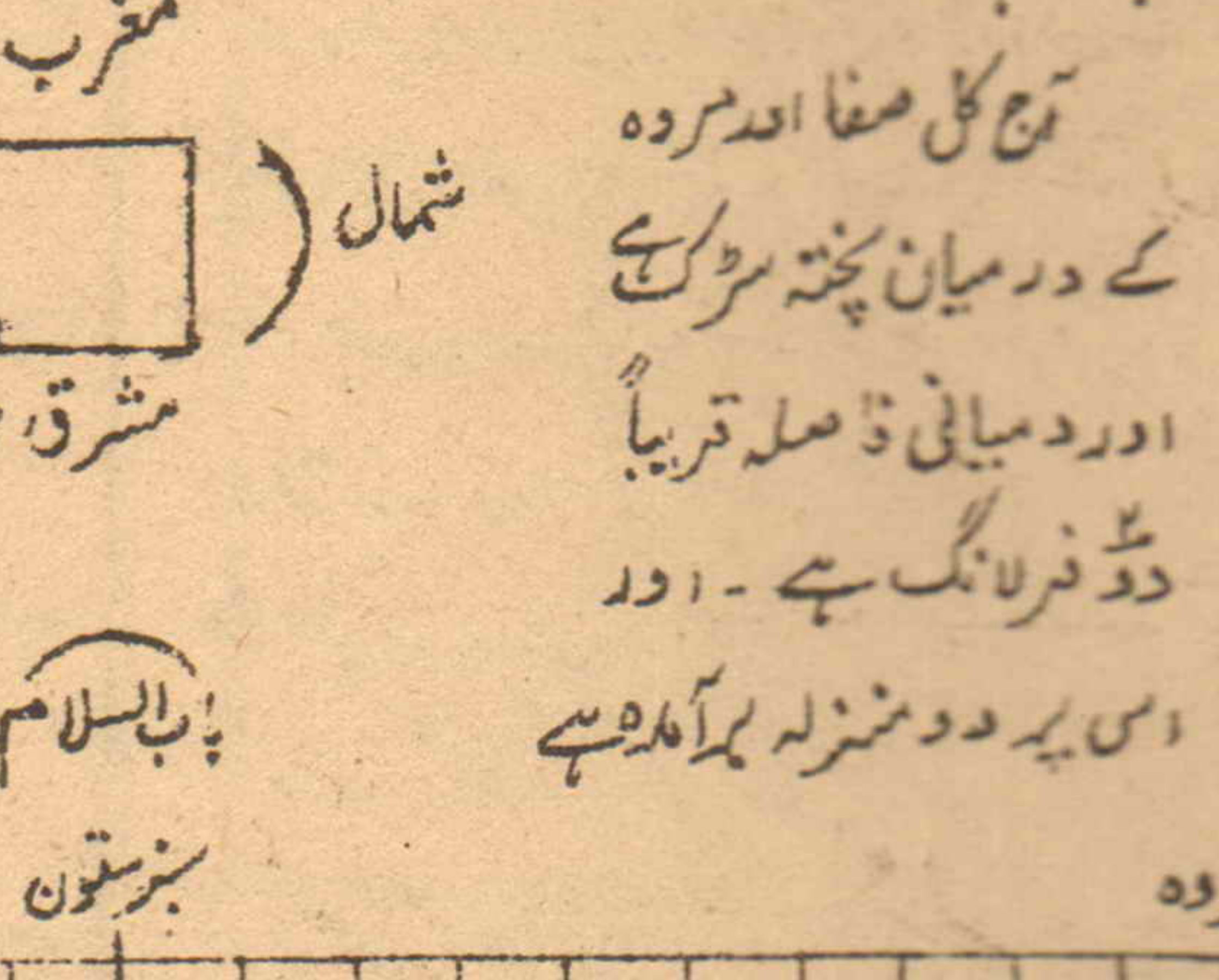
گویا سعی کا راستہ مسقف ہے۔ مسجد حرام کی توسیع کے نتیجہ میں مسجد کی حدود اس برآمدہ تک پہنچ گئی ہیں اسی طرح بیت اللہ کے جنوب کی طرف توسیع ہو چکی ہے اور بقیہ دو اطراف یعنی مغرب اور شمال کی طرف توسیع عمل میں آنے والی ہے۔ طواف کے بعد مطوف ہمیں صفا کی پہاڑی پر لے گیا۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار مخلوق حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی بے مثال قربانی کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے اس پہاڑی پہ چڑھ اور اتر رہی تھی۔ مطوف نے ہمیں قبلہ رخ کھڑا کیا اور یہ کلمات کہلوائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ۔

(اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ کی نیت کرتا ہوں) اور پھر یہ کلمات کہلوائے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہِ الْکَرِیْمِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ وَسَبِّحْہُ لَیْلًا طَوِیْلًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔

یعنی اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ کے لئے بہت تعریف ہے اور اللہ پاک ہے جو بہت عظمت والا ہے اور اس کرم کرنے والے کی تعریف صبح و شام ہے۔ اور رات کے کچھ حصہ میں اس کو سجدہ کر اور رات کو دیر تک اس کی پاکیزگی بیان کر۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اور اپنے بندہ کو مدد دی اور شیطانی لشکروں کو شکست دی)

اس کے بعد نماز عید کی تکبیروں کی طرح تین مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا اٹھا کر اللہ اکبر۔ اللہ اکبر اللہ اکبر ہم سے کہلوا کر مطوف نے مروہ پہاڑی کی طرف رخ کر لیا۔ ہم قدم بہ قدم اس کے پیچھے چل رہے تھے حسب سابق ایک دوسرے کو مضبوطی سے تھامے ہوئے۔ ہماری طرح اور بھی بے شمار لوگ اپنے اپنے مطوف کی نگرانی میں سعی کا فریضہ ادا کر رہے تھے۔ بعض لوگ انفرادی طور پر بھی دعاؤں کی کتابیں ہاتھ میں لئے ان میں مصروف تھے۔ سڑک دو حصوں میں منقسم تھی۔ صفا سے مروہ کو جانے والے ایک جانب چل رہے تھے اور مروہ سے صفا کو جانے والے دوسری جانب بعض معذور اور بیمار لوگوں کو پہیوں والی کرسی پر بٹھا کر سعی کروائی جا رہی تھی۔ اس کی مزدوری غالباً بیس ریال دی جاتی ہے۔

مطوف ہم سے بدستور مروجہ دعائیں کہلواتا جا رہا تھا۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے مصائب و اضطرار کا خیال کر کر کے دل میں سوز و گداز پیدا ہونا طبعی امر تھا۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد دائیں بائیں کے ستونوں میں سے دو ستون سبز رنگ کے نظر آئے یہاں ہمیں اشارہ کیا گیا کہ دوڑ کر گذرو لیکن ہمارے گروپ میں دو عورتیں بھی تھیں جن پر دوڑنا فرض نہ تھا۔ اس لئے ہم چھوٹے چھوٹے قدموں سے دوڑنے لگ پڑے تاکہ مستورات کسی قدر تیز قدم چل کر گروپ کے ساتھ ہی رہ سکیں۔ قریباً ساٹھ ستر گز گذرے ہوں گے کہ پھر سبز رنگ کے ستون آئے۔ یہاں سے ہم پھر سابقہ رفتار سے چلنے لگ پڑے۔ ان دو مقامات کے سبز ستونوں کا درمیانی حصہ قدرے نشیبی ہے یہاں سے دوڑ کر گذرنا حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی اس غیر معمولی اضطرار کی حالت کی یاد دلاتا تھا جبکہ آپ بچے کو چاہِ زمزم والے مقام پر چھوڑ کر پانی کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑ رہی تھیں۔ ہم دعائیں پڑھتے ہوئے مروہ کی پہاڑی پر پہنچ گئے اور وہاں بھی ہم کو قبلہ رخ کھڑا کر کے مطوف نے وہی کلمات دہرائے جو صفا کی پہاڑی پر دہرائے گئے تھے۔ یہ ہمارا ایک چکر مقصود ہوا۔ دوسرا چکر اسی طریق سے مروہ کی پہاڑی سے صفا کی پہاڑی تک لگایا گیا۔ سات چکروں کے بعد جب آخری مرتبہ ہم مروہ کی پہاڑی پر دعا کے لئے کھڑے ہوئے تو قبلہ رخ ہو کر ایسی رقت بھری دعا کا موقعہ ملا کہ لطف آگیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ کلام اس وقت صادق ہو رہا تھا۔

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

سعی کے سات چکروں کی دعائیں

طواف کے چکروں کی طرح سعی کے چکروں کی دعائیں بھی معلمین نے رائج کر رکھی ہیں۔ مطوف نے بہر حال وہی دعائیں ہم سے کہلوائیں۔ لیکن عام واقفیت کے لئے یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ چکروں کے دوران ذکر الٰہی کرنا لازمی ہے مروجہ دعاؤں پر حصر کرنا لازمی نہیں۔ حسب ذیل کلمات کا ورد بھی افضلیت کا رنگ رکھتا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

دو اذانیں

طواف اور سعی کے بعد مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔ سعودی عرب کی گھڑیوں میں ٹھیک بارہ بجا دیئے گئے۔ اذان کی نہایت دلکش آواز بلند ہوئی لیکن آواز بجائے ایک مینار سے بلند ہونے کے دو میناروں سے بلند ہوتی ہوئی سنائی دی۔ پہلے ہم سمجھے کہ شاید گنبد کی صدا والا معاملہ ہے۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ بیک وقت دو مؤذن ایک دوسرے کے تتبع میں اذانیں کہتے ہیں۔ ایک مؤذن کی آواز ایک مینار سے بلند ہوتی ہے۔ اس کے معاً بعد وہی کلمات دوسرے مینار سے دہرائے جاتے ہیں۔ ان دو اذانوں سے مکہ مکرمہ کی فضا میں سناٹا سا چھا جاتا تھا۔ اور خانہ کعبہ کے ماحول میں ہم ہر کہ و مہ کو نماز کیلئے کوشاں پاتے ـــ (باقی)

دعائے مغفرت

چودھری بشیر احمد صاحب نمبردار چک ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا ولد چودھری نور محمد صاحب مرحوم آف غوث گڑھ مورخہ ۴ر ستمبر کو وفات پا گئے ہیں۔ تین لڑکیاں اور ایک لڑکا یادگار چھوڑے ہیں۔ جن کی والدہ پہلے ہی وفات پا چکی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور مرحوم کے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔

عبدالمنان چک ۳۸ جنوبی
سرگودھا

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ضروری اعلانات

(۱) فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی عمارت کیلئے اس سال اکتوبر میں لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ میں فیصلہ ہوا تھا کہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت جلد از جلد بنائی جائے جس کے لئے ناظر صاحب بیت المال سے سال رواں کے لئے بیس ہزار کی منظوری حاصل کی گئی ہے۔ جن لجنات کی نمائندگان موجود تھیں وہ تو اپنے وعدہ جات لکھوا گئی تھیں۔ باقی تمام لجنات بھی اپنے وعدے جلد از جلد بھجوائیں اور وصولی کا انتظام بھی کریں تاکہ عمارت جلد از جلد شروع کی جا سکے۔ یہ چندہ مستورات کے لئے ہی مخصوص نہیں بلکہ جماعت کے مردوں کو بھی اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ سکول میں لڑکیوں اور لڑکوں دونوں کی تعلیم کا انتظام ہے۔ نیز لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ نے یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ جو مرد یا عورت ڈیڑھ صد روپیہ کی رقم ایک سال میں سکول کے لئے دیں ان کے نام عمارت پر کھدائے جائیں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(۲) صنعتی نمائش بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء: جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے موقعہ پر انشاءاللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام جو نمائش لگائی جائے گی اس کے متعلق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل فیصلہ کیا ہے اس کی روشنی میں تمام لجنات اپنے اپنے ہاں نمائش کی تیاری شروع کر دیں تاکہ اس سال بھی نہایت شاندار پیمانہ پر نمائش منعقد کی جا سکے۔

۱۔ نمائش کے افتتاح سے قبل لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مقرر کردہ ججز تمام اشیاء کو دیکھ کر ان کے اول دوم کا فیصلہ کریں گی۔ اور جلسہ سالانہ کے دوران میں ہی انعام حاصل کرنے والیوں کو انعام دئے جائیں گے۔ انعام مندرجہ ذیل کاموں پر دئے جائیں گے۔

۱۔ (بنائی) Knitting پر اول اور دوم انعام

۲۔ کروشیہ پر اوّل اور دوم انعام

۳۔ ہاتھ کی کڑھائی پر اوّل دوم انعام

۴۔ مشین کی کڑھائی پر اول دوم انعام

۵۔ فینسی کام پر اول اور دوم انعام

۶۔ متفرق اشیاء پر اول اور دوم انعام

۷۔ علاوہ ہاتھ سے کام بنانے کے ہر لجنہ اپنے اپنے شہر یا گاؤں کی خاص مصنوعات بھی لائیں تاکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر باہر سے آنے والی خواتین مرکز میں ہی ہر شہر قصبہ اور گاؤں کی اشیاء خرید سکیں۔ براہ مہربانی عہدہ دار اپنی اپنی رپورٹیں بھجواتے وقت اس بات کا تذکرہ بھی ضرور کریں کہ وہ نمائش کے لئے کیا تیاری کر رہی ہیں۔

سیدہ تنویر الاسلام

(جنرل سیکرٹری شعبہ نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ـ ربوہ)

(۳) امتحان کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" ۲۵ر ستمبر بروز اتوار کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے باقی نصف حصہ کا امتحان ہوگا (مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ اماء اللہ میں امتحان کی تحریک کر کے شامل ہونے والی ممبرات کے نام ارسال فرما دیں تاکہ وقت مقررہ پر پرچے ارسال کئے جا سکیں۔

نوٹ:۔ جن لجنات نے پہلے نصف حصہ کا امتحان دیا ہے ان کے لئے باقی نصف حصہ کا امتحان دینا لازمی ہے۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(۴) چندہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ عرصہ چار سال سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوتا ہے۔ چونکہ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کو کافی اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں۔ اس لئے ان اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہر ممبر سے ۴ر سالانہ چندہ وصول کیا جائے۔

براہ مہربانی تمام لجنات شرح کے مطابق ہر ممبر سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے بھجوا دیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے ملک مظفر مبارک خاں صاحب کو اپنے فضل سے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کیساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اور اسے نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین اللہم آمین۔

میری والدہ صاحبہ مرحومہ

(از مبارک احمد صاحب آف تر گڑی ضلع گوجرانوالہ)

میری والدہ محترمہ راجی بی بی صاحبہ قریباً ڈیڑھ ماہ کی بیماری کے بعد ۲ر اور ۳ر اگست ۱۹۶۰ء کی درمیانی شب اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

والدہ صاحبہ کی عمر وفات کے وقت ۵۰ سال کے قریب تھی۔ آپ کا آبائی وطن تر گڑی تھا۔ پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ کے والد غلام حیدر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ شادی کے بعد جو گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ میں ہوئی آپ غالباً ۱۹۳۷ء میں ہی قادیان چلی گئیں اور وہاں سکونت اختیار کر لی۔ ہجرت کے بعد آپ اپنے آبائی وطن تر گڑی تشریف لے آئیں۔ گویا آپ دس سال تک قادیان میں رہیں۔ اس عرصہ میں ہمارے والد فوشی محمد صاحب وفات پا گئے۔ یہ غالباً ۱۹۴۳ء کا واقعہ ہے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد ہمارے نانا جان ہمارے پاس آ گئے۔ لیکن عرصہ نو ماہ کے بعد ان کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ آپ موصیہ تھیں غالباً ۱۹۴۴ء میں آپ نے وصیت کی۔ آپ ایک نیک احمدی خاتون تھیں۔ بہت سے اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ نماز کی بہت پابند تھیں اور اس کا خیال رکھتیں۔ سخت بیماری میں بھی نماز کو نہیں چھوڑا جہانتک ہو سکا اس کا التزام کرتی رہیں۔ آپ نوجوانی کے عالم میں ہی بیوہ ہو گئی تھیں اور اس وقت آپ صاحب اولاد بھی تھیں لیکن اس کے باوجود آپ نے نہایت محنت اور جانفشانی سے ہماری پرورش کی اور بڑی محبت کے ساتھ ہمیں پالا۔

آپ کو اپنے بچوں کی تربیت کا بہت خیال رہتا تھا۔ ہمیں ہر وقت نماز پڑھنے کی تلقین کرتی رہتیں اور یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ آپ کی کوششوں کو اس نے بار آور فرمایا۔ پیغام حق پہنچانے کا خاص شوق تھا۔ جلسہ سالانہ پر جانے کا بہت شوق رہتا۔ اسی شوق کی وجہ سے ہر سال جلسہ پر ضرور جایا کرتیں۔ ربوہ میں سکونت اختیار کرنے کی شدید خواہش تھی۔ لیکن افسوس کہ حالات کی مجبوری کی وجہ سے آپ کی یہ خواہش آخر دم تک پوری نہ ہو سکی۔ بہت دعاگو تھیں اور اکثر دعائیں قبول ہوتیں۔

چندہ دینے میں بہت خوشی محسوس کرتیں اور باقاعدگی سے چندہ ادا کرتی رہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ سوائے ایک لڑکے کے باقی شادی شدہ ہیں۔ اور خدا کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ صاحبہ کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور ہمیں آپ کی وفات سے جو دھکا لگا ہے اسے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میّت کیلئے تابوت

بعض احباب مرحوم موصی اصحاب کی نعشوں کو ربوہ لاتے وقت تابوت کے سائز کا چنداں خیال نہیں رکھتے اور اتنا بڑا بنوا لیتے ہیں کہ ایک عام قبر میں اسے دفن کرنے کے لئے مطلق گنجائش نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قبر کو اسکے مطابق لمبا۔ چوڑا اور گہرا بنانے کے لئے کئی گھنٹے مزید وقت لگ جاتا ہے۔ وقتاً فوقتاً ایسے کئی واقعات برتے رہتے ہیں کہ دوست نعش کے لئے تابوت بنوانے میں یہ خیال نہیں رکھتے کہ موقعہ پر اس کے دفن کرنے میں کتنا زائد وقت خرچ ہوگا۔ اور ان دوستوں کو جو نعش کے دفن ہونے تک ساتھ رہیں گے۔ دن یا رات کو اور سردی یا گرمی میں کس قدر کوفت ہوگی۔ وہ یہ بھی غور نہیں کرتے کہ وہ زائد لکڑی لگوا کر بے جا اصراف کر رہے ہیں۔ جس کا کوئی فائدہ نہ میت کو ہے نہ خود ان کو۔

پس احباب کی اطلاع کے لئے ایک مرتبہ پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ سوائے استثنائی صورت کے تابوت کا عام سائز یہ ہے۔

لمبائی: سوا چھ فٹ	چوڑائی: پونے دو فٹ
اونچائی اطراف سے	: ایک فٹ
" درمیان سے	: ڈیڑھ فٹ

مقامی کارکنوں کو ایسے مواقع آنے پر نگرانی رکھنی چاہیئے کہ سوائے استثنائی صورت کے کوئی تابوت لمبائی۔ چوڑائی اور اونچائی میں زیادہ حجم کا نہیں ہونا چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

داخلہ جامعہ نصرت ربوہ جامعہ نصرت برائے خواتین میں فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر کلاسز (آرٹس) کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء سے شروع ہے اور دس روز تک جاری رہے گا۔ داخلہ کے فارم دفتر ہذا سے مل سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں کیریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ کے ہمراہ پہنچنی چاہئیں ــــ احباب اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ نصرت میں داخل کروائیں تاکہ وہ اسلامی ماحول میں تعلیم حاصل کر سکیں۔ کالج کی فیس اور ہوسٹل کا خرچ بھی بالکل واجبی ہے۔ اور پنجاب کے تمام کالجز کی نسبت بہت کم ہے

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

اعلانِ عام

ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے ۶۱-۱۹۶۰ء کے لئے ہاؤس ٹیکس کی اسسمنٹ کی لسٹ مرتب کر لی ہے جو دفتری اوقات میں دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو ۲۰ یوم تک تحریری اعتراض کر سکتے ہیں اس کے بعد کوئی اعتراض قابلِ غور نہ ہوگا۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر دستخط کنندہ ذیل کو ۲۰ ستمبر ۱۹۶۰ء کے ۱/۲ ۱۲ دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں یہ فارم اس دفتر سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ یہ ٹنڈرز اسی روز ۱/۲ ۱۲ بجے دوپہر بر سر عام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔	المدت تکمیل کام
۱۔ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق وزیر آباد کے مقام پر سٹاف کوارٹروں کی تعمیر:- الف۔ ۲۸۔۵ ٹائپ کوارٹروں کا ایک یونٹ ب۔ کلاس IV کوارٹروں کے چار یونٹ ج۔ کلاس III شکستہ کوارٹروں کے چار یونٹوں کے بجائے نئے کوارٹروں کی تعمیر۔ د۔ ۱۰۰×۴ گرڈر پکھوں برج کے سلسلہ میں ۲۸۔۵ کے دو یونٹ اور کلاس III سٹاف کوارٹروں کے دو یونٹ س۔ ۱۰۰×۲ گرڈر پکھوں برج کے سلسلہ میں اے ای این اور آئی او ڈبلیو کے لئے آفس اور ایک گودام کی فراہمی۔	۱۸۰۰۰/- روپے	۱۵۰۰/- روپے	چھ ماہ

صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں جنکے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ٹنڈر کے ضروری کاغذات یعنی مالی حالت اور تجربہ کے متعلق سند اپنے ہمراہ لائیں۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۰ء سے قبل اپنے نام درج کرائیں۔ تفصیلی شرائط دیگر کوائف اور نقشوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول ایام کار میں کسی وقت بھی اس دفتر میں دیکھا جا سکتا ہے ریلوے کا حکم کم سے کم لاگت کا یا اور کوئی ٹنڈر منظور کرنیکا پابند نہ ہوگا۔ ٹھیکیداروں کو اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر ضمانت ۲۰ ستمبر سے پہلے پہلے ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں ٹھیکیداروں کو پرسنٹیج ریٹ مکمل اعداد میں درج کرنا چاہئے کسور پر مشتمل نرخ مسترد کر دئے جائینگے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اٹھرا کی سب سے پہلی دواء

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل کورس ۹ تولہ ۔/۱۲/۱۳ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ

جس کا مدتوں سے انتظار تھا

وہ ہم بمسرت

احباب کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں

"ملفوظات" جلد اوّل

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے مبارک الفاظ کا مجموعہ

جس کا مطالعہ آپکی روحانی علمی اور عملی ترقی کا موجب ہوگا خود بھی مطالعہ فرمائیے

اور احباب کی خدمت میں بھی یہ روحانی تحفہ پیش کیجئے

نہایت قلیل تعداد میں چھپ رہی ہے

جلد کیجئے

مندرجہ ذیل پتہ پر آرڈر بھجوا کر ریزرو کروالیں ورنہ بعد میں محروم رہنا پڑے گا۔

نوٹ:۔ اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ جلد "ملفوظات" جلد دوم احباب کی خدمت میں پیش کی جائیگی۔

المشتہر:۔
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

مشرقی افریقہ سے ایک خط

صرف "بے بی ٹانک" ہی نہیں بلکہ چاروں ٹانک جادو اثر ہیں

مبلغ اسلام جناب چوہدری عنایت اللہ صاحب بٹورا ٹانگانیکا سے تحریر فرماتے ہیں

"ازراہ مہربانی مندرجہ ذیل ادویہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

۴ شیشی "بے بی ٹانک" (بچوں کی طاقت کی دواء۔ نافل) ۔/۳ روپے فی شیشی
۵ " "سپیشل ٹانک" (کمی خون اور خاص کمزوری کی دواء ") ۔/۵ " "
۲ " "ہومیو ٹانک" (دماغی اور اعصابی کمزوری کی دواء ") ۔/۴ " "
۱ " "برین ٹانک" (طالبعلموں اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے ") ۔/۳ " "

مجھے یہ لکھتے ہوئے بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ بفضلہ تعالیٰ آپکی ادویہ بلاشبہ نہایت مفید بلکہ جادو اثر ہیں اور میرے نزدیک ان کا ہر گھرانہ میں ہونا ضروری ہے۔"

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے
حشر تک سونا پڑے گا خاک کے سائے تلے

آپ جیسے اہل دانش اور صاحب علم اس حقیقت سے واقف ہیں کہ انسان کی سب سے زیادہ قوت غور جسکو کثرت مطالعہ اور دماغی محنت سے ضائع ہوتی ہے۔ جسکے نتیجہ میں قبل از وقت اعصاب کمزور۔ بال سفید ہاضمہ خراب۔ دائمی قبض اور بینائی میں فرق آجاتا ہے بلکہ جوانی میں ہی بڑھاپا نظر آتا ہے اور انسان اپنی طبعی عمر نہیں پا سکتا۔ اگر آپ اپنی کھوئی ہوئی طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہماری کامیاب جاگ لے پلز استعمال کریں پہلی گولی ہی سارے دن کی کوفت دور کر دیتی ہے طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی اور کھوئی ہوئی طاقت عود کر آتی ہے۔ ہاضمہ درست قبض دور اور کھانا پوری طرح ہضم ہوتا اور جزو بدن بنتا ہے۔

نوٹ:۔ لوکل سیل شفاء میڈیکل ہال ربوہ۔ قیمت فی شیشی پچاس گولی ۔/۔/۵ روپے

دواخانہ دارالامان ــــــ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

قرص نور

قابل رشک صحت اور طاقت

جملہ شکایات کمزوری خواہ وہ کسی سبب سے ہو ضعف دل و دماغ۔ دل کی دھڑکن۔ کمزوری مثانہ عام جسمانی کمزوری اور چہرہ کی زردی کا زود اثر اور مستقل علاج۔

قیمت مکمل کورس چار روپے۔ فہرست ادویہ مفت طلب کریں

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ــــ ربوہ

جام صحت

ضعف جگر۔ ضعف طحال۔ ضعف معدہ۔ ضعف امعا کو دور کر کے ان اعضاء کو طاقتور کرتا ہے بڑھے ہوئے جگر۔ طحال اور پیٹ کو اپنی اصلی حالت پر لاتا ہے گرانی شکم قبض۔ ملیریا کے لئے نہایت مفید ہے۔ یرقان چہرہ کا زرد رہنا یا چھائیاں پڑ جانا۔ بدن کی خارش کے لئے مجرب ہے سانس پھولنا۔ کمی خون۔ جنسی کمزوری عورتوں کے ضعف رحم ماہواری کی کمی۔ بانجھ پن کو بھی دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۔/۸/۳

احمدیہ دواخانہ متصل پکا پرائمری سکول دارالرحمت شرقی ربوہ

مقصد زندگی
و
احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ
بزبان اردو
کارڈ آنے پر
مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

نور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور تندرستی کیلئے بہترین تحفہ۔ خارش۔ پانی بہنا بھینگا ناخنہ وغیرہ امراض چشم کا بہترین علاج۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ علاوہ ڈاک و پیکنگ

تیار کردہ
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایسٹرن پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کے عطریات

سہاگ، حنا، چنبیلی، شام شیراز، گل شبو، تحسین ہیئر آئل

ہر جنرل مرچنٹ سے طلب کریں!